بسم اللہ الرحمن الرحیم ٥

نظرات

ایک عربی شاعر نے کہا ہے :-

من لم یمت عبطۃً یمت ھرماً للموت کاسٌ فالمرءُ ذائقھا

ترجمہ:۔ جو لوگ جوانی میں نہیں مرتے وہ بوڑھے ہو کر مریں گے۔ بہر حال موت کی شراب ہر شخص کیلئے چشیدنی ہے۔ افسوس ہے گذشتہ مہینہ ہمارے علوم دینیہ و عربیہ کے دو مرکزوں میں چند روز کے فرق سے شعر میں مذکور دونوں قسم کی حسرتناک موتیں واقع ہوئیں، پہلا واقعہ دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ میں مولوی محمد الحسنی کی اچانک وفات کا پیش آیا۔ مرحوم صحیح معنی میں متنبی کے اس شعر کا مصداق تھے۔ وشیخ فی الشباب ولیس شیخاً ، یُسمّٰی کل من بلغ المشیبا۔

وہ کہنے کو مولانا سید ابو الحسن علی میاں کے بھتیجے تھے۔ مگر درحقیقت وہ مولانا کے لئے فرزند حقیقی سے بڑھکر تھے۔ مولانا نے اپنے فیض تعلیم و تربیت اور توجہ خصوصی سے اس جوہر قابل کو ایسا چمکایا کہ مرحوم عربی ادب و انشا میں مولانا کے مثنی بن گئے۔ عرصہ سے "البعث الاسلامی" کے رئیس التحریر تھے، اس حیثیت سے انہوں نے جو مقالات اور اداریے لکھے انہوں نے ہندو بیرون ہند کے اسلامی حلقوں میں دھوم مچادی، ان کی کتاب "الاسلام الممتحن" جو عالم اسلام اور خصوصاً عرب ممالک کے معاملات و مسائل سے متعلق اُن کے بیس برس کے اداریوں اور مقالات کا منتخب مجموعہ ہے وہ عرب میں اس درجہ مقبول ہوئی کہ چند برسوں میں اس کے متعدد ایڈیشن چھپ چکے ہیں وہ اردو زبان کے بھی ادیب تھے۔ مصنف اور مترجم کی حیثیت سے اس زبان میں بھی ان کی متعدد یادگاریں ہیں۔ عمل و کردار اور اخلاق و عادات کے اعتبار سے وہ اپنے خانوادۂ والا تبار کی روایات کا مکمل نمونہ تھے۔ یعنی نہایت دیندار، صالح، متواضع، فقیر منش، طبیعت کے نہایت